ناہید خان ❀
ڈاکٹر خالد خٹک ❀❀

مخطوطات مشمولہ مجلہ تحقیق: شمارہ ۱ تا ۳۴
(تعارف و تحقیقی تجزیہ)

Manuscripts containing, research journal *Tahqeeq* Issue: 1 to 34: (An Introductory Review)

By *Naheed Khan, PhD Scholar, Department of Urdu, University of Balochistan.*
Dr. Khalid Khatak, Professor, Department of Urdu, University of Balochistan.

ABSTRACT

Manuscript is an unpublished text written by the auther or scribe, the importence and usefulness of manuscripts in language and literature is un deniable, in editing and research it is doubled. Urdu department of Sindh university of Jamshoro was started an installment series on manuscripts in Research journal *Tahqeeq* and continued intermittently from issue (1 to 18). This article is an introductory review of manuscripts mentioned in *Tahqeeq*.

Keywords: Manuscript, Language, Literature, Research, Editing.

مخطوط یعنی قلمی نسخہ اگر اس لفظ کو الگ الگ کر کے اس کے معنی کی جزیات پر غور کیا جائے تو مخطوطہ، خط سے نکلا ہے۔ اس کے معنی نکلتے ہیں، ہاتھ سے لکھا ہوا۔ مختلف لغات میں جب اس کے معنی تلاش کیے گئے تو نچوڑ یہ نکلا مخطوطہ، قلمی نسخے، دستاویز یا غیر مطبوعہ قلمی کتاب کو کہتے ہیں۔ مخطوطات میں شعری اور نثری دونوں طرح کا مواد شامل ہوتا ہے۔

❀ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبۂ اردو، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ۔
❀❀ پروفیسر، شعبۂ اردو، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ۔

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

دنیا بھر کی لائبریریوں میں لاتعداد مخطوطات موجود ہیں۔ جب سے یہ کائنات وجود میں آئی ہے اس کا ارتقائی سفر جاری و ساری ہے ان مدارج کی نشان دہی کرنے میں کتاب بنیادی کردار ادا کرتی ہے انسان مٹ جاتے ہیں لیکن ان کی بود و باش کتاب کی صورت میں زندہ رہتی ہے گویا انسان کے معاشرتی ارتقا کی منازل کو کتب ہی محفوظ رکھتی ہیں۔ کتاب یا مخطوطے کی اہمیت کے حوالے سے ڈاکٹر محمد میاں صدیقی "مخطوطے کی اہمیت" کے عنوان سے اپنے مقالے میں لکھتے ہیں:

> کتابیں درحقیقت وہ صحیفے ہیں جن میں علوم وفنون اور ان کے مختلف شعبوں کے سارتقا کی داستانیں رقم ہیں۔ معاشرہ مستقبل میں ترقی و کمال کی کن بلندیوں سے آشنا ہوگا، اس کی بشارت بھی کتابوں کے اوراق ہی میں ملتی ہے۔[۱]

بات کریں مخطوطے کی تو اگر مصنف کے ہاتھ کا نسخہ ہو تو اس میں ترمیم و اضافہ ممکن نہیں لیکن اگر ایسے کسی مخطوطے کے کچھ حصے وقت کی دست برد کا شکار ہو گئے ہوں تو انھیں مدوّن کرنے یا تدوین کی ضرورت لازم ہے تاکہ مصنف کے اصل مافی الضمیر تک رسائی حاصل کی جا سکے۔ مخطوطہ شناسی اور تدوین متن لازم وملزوم ہیں اور تدوین کے شعبے کے لیے سب سے ضروری ماخذ بھی مخطوطات ہوتے ہیں۔ دورِ جدید میں ان تک رسائی بہ ذریعہ برقی آلات نسبتاً آسان ہے۔ ان پر ہونے والی تحقیقات نے ان کے مواد اور عکسی نقول کو عام کر دیا ہے۔ تحقیق کی میزان میں اہم ترین دستاویز یہی مخطوطات ہوتے ہیں۔ راقم نے زیرتحریر مقالے میں تحقیقی مجلہ ''تحقیق'' میں مخطوطات کے موضوع پر شائع ہونے والے مقالات کا تعارف وتجزیہ پیش کیا ہے۔

مجلہ ''تحقیق''، شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی، جامشورو سے منظرعام پر آیا۔ تحقیقی مقالات کے ساتھ ساتھ مخطوطات کے موضوع پر شائع شدہ سلسلہ وار وقیع مقالات نے اس مجلہ کی علمی وادبی اہمیت کو دوچند کیا۔

مجلہ "تحقیق" میں مخطوطات کے حوالے سے قسط وار سلسلے کا آغاز شمارہ (۳)، اکتوبر ۱۹۸۹ء کیا گیا اور ابتدا میں جام شورو کے مخطوطات کو مقالات میں جگہ دی گئی۔ ڈاکٹر نجم الاسلام شمارہ ۳ کے اداریے میں اس نئے سلسلے کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

> ''اس تیسرے شمارے سے ''جام شورو کے مخطوطات'' کے تعارف کا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے۔ جام شورو میں مشرقی مخطوطات کے تین بڑے مراکز ہیں۔ سندھ یونی ورسٹی، سندھی ادبی بورڈ اور انسٹی ٹیوٹ آف سندھیالوجی افادہ عامہ کے لیے اس سلسلہ تعارف کو آئندہ شماروں میں بھی جاری رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔[۲]

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

شمارہ (۳) کل سولہ مقالات پر مشتمل ہے جن میں دو مقالات مخطوطات سے متعلق ہیں۔ صفحہ ۹ پر راشد برہان پوری مرحوم، بنظر ثانی محمد شفیع بروہی کا مشترکہ مقالہ بہ عنوان ''فہرست مخطوطات ذخیرۂ برہان پوری'' پیش کیا گیا ہے۔ صفحہ ۹ پر فہرست: مخطوطات ذخیرہ راشد برہان پوری (مخزونہ مرکزی کتاب خانہ جامعہ سندھ) فہرست نگار: راشد برہان، نظر ثانی محمد شفیع بروہی تحریر کیا گیا ہے۔ صفحہ ۱۰ خالی، صفحہ ۱۱ پر پیش لفظ ہے جس میں اس مقالے میں پیش کردہ مخطوطات کی فہرست کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

> سندھ یونی ورسٹی کے مرکزی کتاب خانے میں جو چند برس سے غلام آئی آئی قاضی لائبریری کے نام سے موسوم ہے ایک قابلِ قدر ذخیرہ راشد برہان پوری سے خریدے ہوئے مخطوطات کا ہے جو ۳۰۴ مخطوطات پر مشتمل ہے۔[۳]

مذکورہ مقالے میں ص ۱۲ تا ۱۴ کے مطالعہ احوال و آثار کے مباحث مختصراً بیان کیے گئے ہیں۔ جن کا وسیلہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان ہیں۔ یہ احوال و آثار ڈاکٹر صاحب کو راشد برہان پوری کے بھتیجے سید حسیب اللہ نے ارسال کی تھیں۔ اس پیش لفظ کے خالق ڈاکٹر نجم الاسلام ہیں۔ صفحہ ۱۴ تا ۹۳ مخطوطات کی ایک طویل فہرست مع مختصر تعارف دی گئی ہے۔ ان مخطوطات کی تعداد ۳۰۶ ہے جبکہ تین صفحات پر ۵ مخطوطات ''طیبی بھی الکشاف''، ۲: ملفوظات مسیح الاولیاء''، ۳: ملفوظات شیخ وجیہہ الدین علوی، ۴: پیہم کہانی مخطوط ۳۰۳ کے ورق (ا) اور ایک اور ورق کا عکس موجود ہے۔ ۸۴ صفحات پر مشتمل اس طویل مضمون میں فراہم کردہ مخطوطات کا مختصر ترین تعارف بھی اپنے اندر بیش بہا معلومات کے ساتھ ساتھ محققین کے لیے آسانی پیدا کرتا ہے۔ ایسے مقالات و مختصر تعارف مخطوطات کے موضوع کی جانب محققین کو راغب کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

شمارہ (۳) کے صفحہ ۴۰۶ پر سید عارف نوشاہی کا ایک مقالہ بہ عنوان ''پاکستان میں مخطوطات: مسائل اور تجاویز'' شائع ہوا ہے۔ یہ ایک اہم اور مفید مقالہ ہے۔ جس میں پاکستان میں مخطوطات کے حوالے سے درپیش تشویش ناک صورت حال کو مختلف عنوانات (سرخیوں) کے تحت بیان کیا گیا۔ ان عنوانات میں ا: مخطوطات کی حالت، ۲: مخطوطات تک رسائی ان سے استفادہ، ۳: مخطوطات کی چوری اور اسمگلنگ شامل ہیں۔ اس ساری گھمبیر صورتِ حال کی نشان دہی کے بعد مقالہ نگار نے اس کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز بھی پیش کی ہیں۔ جس نے ارباب اختیار کے کام کو آسان کر دیا ہے۔ اب صرف منصوبہ بندی اور سرپرستی کی ضرورت ہے تاکہ اس قیمتی خزانے کو بچایا جا سکے۔

شمارہ (۴) دسمبر ۱۹۹۰ء میں مقالات کی کل تعداد ۱۹ ہے۔ مقالہ (۱۱) صفحہ ۱۷۵ جام شورو کے مخطوطات کی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

قسط دوم ہے۔ بالکل پہلی قسط کی طرز پر اسے پیش کیا گیا ہے۔ اس کا پیش لفظ مختصر اور اسے محمد شفیع بروہی (اسسٹنٹ لائبریرین) انچارج اورینٹل سیکشن) نے لکھا ہے۔ اس مضمون کا عنوان ''فہرست مخطوطات ذخیرہ حکیم شمس الدین احمد حیدرآبادی سندھی'' ہے۔ اس فہرست میں مخطوطات کی کل تعداد ۲۸۹ ہے۔ گویا یہ بھی ایک طویل فہرست ہے۔ اس میں مصنف کاتب کا نام سن کتابت، اوراق کی تعداد، سائز اور موضوع کا اندراج بہ طور تعارف پیش کیا گیا ہے۔ نمبر شمار میں تسلسل ہے۔ ۱ تا ۶۴ اور حکیم شمس الدین احمد حیدرآبادی سندھی'' ۶۵ تا ۱۹۱ ڈاکٹر عبدالعزیز عباسی حیدرآبادی سندھی، ۱۹۲ تا ۲۱۳ احمد سپہ قرنائی سندھی، ۲۱۳ تا ۲۲۹ قاضی فیض اللہ (روہڑی سندھی)، ۲۳۰ تا ۲۳۵ قاضی عبدالواحد (روہڑی سندھ)، ۲۳۶ تا ۲۴۵ مولوی دوست محمد سندھی، ۲۴۶ تا ۲۵۵ مشتاق مرزا سندھی کے ذخائر سے جب کہ ۲۵۶ تا ۲۸۹ فہرست مخطوطات متفرقات کا حصہ ہے۔

تحقیق شمارہ (۵) دسمبر ۱۹۹۱ء میں مقالات کی کل تعداد ۱۲ جب کہ مقالات ۲، ۳ مخطوطات سے متعلق ہے۔ ۲: مقالہ: ''ایران میں اردو مخطوطات'' از ڈاکٹر سید حسن عباس ایک عمدہ مقالہ ہے جس میں ڈاکٹر صاحب کی عرق ریزی اور محققانہ ذوق نمایاں ہے۔

اس مقالے میں مخطوطات کو الف بائی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔ جب کہ وہ مخطوط جنھیں صاحب مقالہ نے خود دیکھا ہے۔ ان کی تعداد ۲۹ ہے۔ ان کا مختصر تعارف مع متن پیش کیا گیا ہے جن مختلف ایرانی کتب خانوں میں یہ ذخیرہ موجود ہے ان کا محلِ وقوع اور تعداد بھی مقالہ میں پیش کی گئی ہے۔ مضمون کے اگلے حصے میں ''اردو مخطوطات'' کی سرخی دے کر مخطوطات کا تعارف اور مخطوطہ کی نوعیت (نظم/نثر) صفحات، سائز، ابواب وغیرہ کی تفاصیل دی گئی ہیں۔ اس مقالے میں جام شورو کے مخطوطات کی نسبتاً تعارف واضح و مفصل ہے۔

اس شمارے میں اگلا مقالہ جام شورو کے مخطوطات کی قسط سوم ہے۔ اس میں پیش لفظ کے خالق ڈاکٹر نجم الاسلام ہیں۔ پیش لفظ میں نجم الاسلام لکھتے ہیں:

> اسے راقم نے ''جام شورو کے مخطوطات'' کی گزشتہ اقساط کے طریقے پر تیار کیا ہے۔ البتہ زبان کے لحاظ سے ذیلی تقسیم کا اضافہ کیا ہے۔ (۴)

اس طویل مضمون میں مختصر پیش لفظ کے بعد پہلے عربی زبان کے مخطوطات اور پھر فارسی کے مخطوطات کا تعارف دیا گیا ہے۔ مخطوطات کی کل تعداد ۱۶۵ ہے جن میں عربی مخطوطات ۱۲۸ اور فارسی کی تعداد ۱۳۷ ہے۔

شمارہ ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء (سالنامہ) کل صفحات ۴۴۸ مقالات کی تعداد ۱۳ ہے۔ اس شمارے کا مقالہ نمبر ۱۱ جام شورو کے مخطوطات: قسط چہارم ہے۔ ڈاکٹر نجم الاسلام نے بہ عنوان ''سندھی ادبی بورڈ کے بقیہ مخطوطات کی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

فہرست‘‘ یہ مقالہ مرتب کیا ہے۔ شمارے کے ص ۳۴۹ تا ص ۴۱۱ ایک طویل فہرست جو ۳۲۸ مخطوطات کے مختصر تعارف پر مشتمل ہے۔ اس گزشتہ سے پیوستہ فہرست کے متعلق غرض مرتب ڈاکٹر نجم الاسلام رقمطراز ہیں:

> تحقیق شمارہ ۵ میں سندھی ادبی بورڈ کے ۱۶۵ مخطوطات کی اجمالی فہرست بہ طور جزو اوّل پیش کی گئی تھی۔ اب بقیہ مخطوطات کی فہرست بہ طور جزو دوم پیش کی جاتی ہے۔ (۵)

قسط وار سلسلہ جو ایک تسلسل سے جاری ہے مخطوطات Manuscript Collections of Sindh کی افادیت پر خود دال ہے کہ مخطوطات مواد کی سند کی سب سے اہم اور بنیادی شہادت ہے۔ ان کی عکسی نقول ہر لائبریری اور کتب خانے میں موجود ہونی چاہیے تا کہ محقق کا مواد مستند ترین بن سکے۔ اس فہرست میں اردو، عربی، فارسی، ترکی، سندھی، عربی و فارسی (مشترکہ)، (اردو فارسی)، پنجابی، سرائیکی زبان کے مخطوطات شامل ہیں۔

شمارہ (۷) تحقیق (سالنامہ) جولائی ۱۹۹۴ء کل صفحات: ۴۸۸، مقالات ۱۹ شامل شمارہ ہیں۔ اس شمارے میں جام شورو کے مخطوطات کی قسط پنجم پیش کی گئی ہے۔ اس قسط کو ڈاکٹر نجم الاسلام نے ’’انسٹی ٹیوٹ آف سندھیالوجی کے مخطوطات کی اجمالی فہرست اور توضیحات (چند مخطوطات سے متعلق توضیحی یادداشتیں) کے عنوان سے مرتب کیا ہے۔ ص ۴۳۴ پر اس فہرست کے متعلق مختصر نوٹ میں لکھتے ہیں:

> داخلہ رجسٹر کے مطابق اس میں ۱۴۱۱ مخطوطات ہیں یہ تعداد دیگر دو ذخائر (سندھ یونی ورسٹی اور سندھی ادبی بورڈ) کے مخطوطات کی کل تعداد سے بھی زیادہ ہے۔ اس بڑے ذخیرے کے مخطوطات کی فہرست نگاری کے لیے خاصا وقت چاہیے۔ ابتداً ۳۲ مخطوطات کی فہرست پیش کی جاتی ہے۔ (۶)

اس فہرست میں فارسی، عربی سندھی زبان کے مخطوطات شامل ہیں۔ آخر میں توضیحات کے عنوان سے انھی ۳۲ مخطوطات میں چند مخطوطات (۲، ۳، ۱۹)۔ ۲: ینابیع الحیوۃ الابدیہ، ۳: بیاض طب اور ۱۹: خیال فلاح سے متعلق توضیحی یادداشتیں دی گئی ہیں۔ جن سے ان چند مخطوطات سے متعلق مفید مواد دستیاب ہے۔

شمارہ ۷ کے صفحات ۴۵۶ پر ڈاکٹر ابوالفتح صغیر الدین کا مقالہ بہ عنوان ’’سندھی ادبی بورڈ کا ایک نادر عربی مخطوطہ ارسال الفقر المحمدی) شائع ہوا ہے۔ اس میں رسالہ الفقر المحمدی پر مختصر تحقیقی مقالہ تحریر کیا ہے۔ جس میں اس کے مصنف مشمولات کا ذکر ہے۔ مصنف کا مختصر تعارف اور آثار کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی میں مصنف احمد بن ابراہیم الواسطی کے ایک قریبی ساتھی ’’علامہ الیافعی الیمنی‘‘ کے بھی مختصر احوال و آثار موجود ہیں۔ رسالے کے آخر میں عربی متن کے حوالے سے یہ بات لکھی گئی ہے کہ رسالے کا عربی متن آئندہ پیش کیا جائے گا۔ (مدیر)

اسی مقالے کے اگلے حصے میں ڈاکٹر ابوالفتح صغیر الدین' نے بہ عنوان ینابیع الحیوۃ الابدیہ فی طریق الطلاب النقشبندیہ (چند قلمی نسخوں کا تعارف) ایک تحقیقی مضمون تحریر کیا ہے۔ جس میں مذکورہ کتاب کے چند قلمی نسخوں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ ان نسخوں کی تعداد ۶ ہے۔ اس کے حوالے سے مضمون کے آخر میں ایک تجویز ہے جو کتاب کی افادیت و اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ ڈاکٹر ابوالفتح صغیر الدین لکھتے ہیں:

> یہ کتاب جن اہم موضوعات تصوف پر مشتمل ہے۔ ان کا تقاضا ہے کہ یہ زیورِ طبع سے آراستہ ہو جائے تاکہ ایک طرف تو شائع ہو کر محفوظ ہو جائے تو دوسری طرف علمائے سند کے علمی نوادر میں سے ایک ممتاز مگر غیر مطبوعہ تصنیف سے علمی دنیا روشناس ہو جائے۔ (۷)

مشترکہ شمارہ (۸۔۹) کل صفحات ۵۹۵ مقالات کی کل تعداد ۳۸ جب کہ دو مقالے مخطوطات سے متعلق ہیں۔ یہ دونوں مقالات ڈاکٹر نجم الاسلام نے بہ عنوان ''مخبر الواصلین اور آٹھ رسائل طب پر مشتمل ایک قلمی مجموعہ مکتوبہ امیر علی نظامانی'' (ص ۵۰۱ تا ۵۱۳) جب کہ ۵۱۴ پر ''جام شورو کے مخطوطات کی قسط ششم سے متعلق اعتذار'' کے عنوان سے ''جام شورو کے مخطوطات کی تازہ قسط شائع نہ کرنے پر معذرت پیش کی گئی ہے۔ اول الذکر مقالے میں ایک قلمی مجموعے پر تحقیقی مطالعہ پیش کیا ہے۔ اصل میں یہ اس مجموعے سے متعلق تعارفی مضمون ہے جس میں ۹ مشمولات کو ان کے عنوان کے ساتھ متعارف کروایا گیا ہے۔ ان میں ''کتاب فی الطب'' عربی زبان میں جب کہ باقی آٹھ (۸) فارسی زبان میں ہیں۔ ''مخبر الواصلین'' جو کہ ایک منظوم فارسی رسالہ ہے۔ ۶۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر نجم الاسلام نے اس سے متعلق تفصیلاً معلومات فراہم کی ہیں۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ یہ رسالہ اپنے اندر بیش بہا معلومات رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ تنقیدی متن کی تیاری میں مخطوطے سے بھرپور مدد لی جا سکتی ہے۔ دیگر کے مختصر تعارف کے ساتھ ساتھ چند کی فہرست بہ طور متن اور چند کے کلام کے نمونے بہ طور متن پیش کیے گئے ہیں۔

صفحہ نمبر ۵۱۴ پر ڈاکٹر نجم الاسلام نے جام شورو کے مخطوطات کی اگلی قسط کے حوالے واضح کیا ہے کہ:

> معذرت پیش کی جاتی ہے کہ بوجوہ اس شمارے میں جام شورو کے مخطوطات کی تازہ قسط کے لیے گنجائش نہیں نکالی جا سکی، آئندہ پیش کی جائے۔ اِن شاء اللہ۔ (۸)

مئی ۱۹۹۸ء مشترکہ (۱۰۔۱۱) شمارہ کے مشمولات میں بھی ''جام شورو مخطوطات'' کی ان کی قسط شائع نہ کی جا سکی۔ اس کی وجہ یقیناً جامعہ سندھ کی ۵۰ ویں سالگرہ کی خصوصی اشاعت ہے۔

مشترکہ شمارہ ''تحقیق'' (۱۲۔۱۳) کل صفحات ۱۰۱۱ (ایک ہزارہ گیارہ) مقالات کی کل تعداد ۲۷ ہے۔ مقالہ نمبر ۲۲ بہ عنوان ''فہرست مخطوطات ڈاکٹر نبی بخش خاں بلوچ'' شائع ہوا۔ اس کے مرتب ڈاکٹر سید خضر نوشاہی ہیں۔ یہ مخطوطات ''سندھ آرکائیوز کراچی'' میں محفوظ ہیں۔ اس کے فارسی متن کے حوالے سے پیش لفظ میں سید خضر نوشاہی لکھتے ہیں:

> اس کیٹلاگ کا متن میں نے فارسی میں مرتب کیا ہے کیوں کہ زیادہ تر مخطوطات فارسی زبان میں ہیں۔ فارسی میں شائع ہونے سے ایران، افغانستان اور تاجکستان وغیرہ میں بھی اس کو پڑھا جائے گا اور اس سے استفادہ کیا جا سکے گا۔ (۹)

اس مقالے کو بخش اوّل و بخش دوم کے نام سے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں ۴۷ عربی مخطوطات کا تعارف دیا گیا ہے جب کہ دوسرے حصے میں جو طویل فہرست دی گئی ہے وہ (۱۷۴) فارسی مخطوطات پر مشتمل ہے۔ کل مخطوطات کی تعداد ۲۲۱ ہے۔ ان میں تصوف، ادب، تذکرے، گلدستے ہر نوع کے مخطوطات شامل ہیں۔

شمارہ ۱۴ میں مخطوطات سے متعلق کوئی مقالہ شامل نہیں (جاوید اقبال)۔

شمارہ: (۱۵) ۲۰۰۷ء، کل صفحات ۶۸۴ مقالات کی کل تعداد ۲۰ جب کہ مخطوطات سے متعلق ڈاکٹر نوشاہی کا مقالہ ''کتب خانہ وزارت امورِ خارجہ ایران میں اردو مخطوطات'' صفحہ ۵ پر شائع ہوا ہے۔ اس مقالے میں کل ''۸'' اردو مخطوطات کا مختصر تعارف دیا گیا ہے جسے فہرست کہا جا سکتا ہے۔ جہاں تک ان کی قدر و قیمت کی بات ہے تو ڈاکٹر عارف نوشاہی اس کے ابتدائیے میں لکھتے ہیں:

> میں ۲۴ جولائی کو مذکورہ کتب خانے گیا جو نیاوران میں خیابان شہید بہشتی پر اسی عمارت میں واقع ہے۔ جہاں کبھی ''مرکز دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی'' کا دفتر ہوتا تھا۔ خانم افکاری نے نسخے پہلے ہی ایک کیے ہوئے تھے۔ یہ کل آٹھ مخطوطات تھے۔ افسوس کہ ان میں کوئی نسخہ بھی اہم اور قابلِ قدر نہیں ہے۔ (۱۰)

ان میں اُجنگ اردو، ۲: کاشف الاسرار ضمیر، ۳: مثنوی عرفانی، ۴: احوالِ حکما، ۵: جنگ، ۶: ترجمہ مکتوب خواجہ غریب نواز بہ خواجہ قطب الدین، ۷: دعائیں اور ۸: جنگ اردو شامل ہیں۔

شمارہ ۱۶ سالانہ ۲۰۰۸ء کل ۹۳۰ مقالات کی کل تعداد ۲۵ جب کہ مخطوطات سے متعلق ڈاکٹر معین الدین عقیل کا ایک مقالہ بہ عنوان ''ایشیا ٹک سوسائٹی کلکتہ کے اردو مخطوطات'' صفحہ ۳۶۵ پر شائع ہوا ہے۔ اس میں

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

وضاحتی فہرست مع ضمیمہ بھی موجود ہے۔

جہاں تک ایشیاٹک سوسائٹی، کلکتہ کے کتب خانہ کی اہمیت وقدر و قیمت کی بات ہے تو یہ کتب خانہ عربی اور فارسی کے ساتھ ساتھ اپنے اردو مخطوطات کے اعتبار سے بھی بہت وقعت کا حامل ہے۔ آغاز سے اس نے محققین کی توجہ اپنی جانب مبذول رکھی ہے۔ صفحہ ۳۶۵ تا ۴۵۶ کل ۹۰ صفحات پر مشتمل اس مقالے کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

تحقیق بتاتی ہے کہ اس کتب خانے میں اردو کے کل ۲۳۴ مخطوطات محفوظ ہیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر معین الدین عقیل لکھتے ہیں:

> محض ایک نامکمل لیکن وضاحتی فہرست Journal of the Asiatic Society کے شمارہ: ۱۔۴ جلد دہم ۱۹۶۸ء، صفحہ ۱۸ تا ۳۱ میں شائع ہوئی جسے ایس ایم حسن نے مرتب کیا ہے...... مذکورہ فہرست میں صف ۴۷ مخطوطات کو متعارف کرایا گیا ہے۔ اس ایک مطبوعہ فہرست کے علاوہ راقم کے ذخیرہ کتب میں اس کتب خانے کے اردو مخطوطات کی ایک قلمی اور غیر مطبوعہ فہرست بھی موجود ہے جسے سیّد جمیل نقوی نے ۱۹۳۹ء میں مرتب کیا تھا۔[۱۱]

گویا جمیل نقوی کی فہرست میں ۶۰ مخطوطات جب کہ ایس ایم حسن کی فہرست میں ۴۷ مخطوطات شامل ہیں۔ ان فہرستوں کے منظر عام پر آنے کا شاخسانہ ہے کہ فہرست میں شامل کتب اور مصنّفین کو محققین نے اپنی تحقیقات کا مرکز بنایا اور متعدد نئی معلومات کو اہلِ علم کے سامنے رکھا۔ روشن پہلو یہ ہے کہ فہرست میں شامل متعدد مخطوطات تقدیم وتعلیق اور ترتیب وتدوین کے اہتمام کے بعد شائع ہو چکے ہیں۔

مقالے کا دوسرا حصہ ان کتب کے تعارف پر مشتمل ہے جن کے تراجم مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ ان کی تعداد ۶۰ ہے۔ فہرست کے مطابق پہلی کتاب قرآن کا ترجمہ، جب کہ آخر میں دیوانِ آصف الدولہ کا تعارف دیا گیا ہے۔

ضمیمہ میں ایشیاٹک سوائٹی کلکتہ کے منتخب اردو مخطوطات (ایک وضاحتی فہرست) کے عنوان، ایک فہرست مع تعارف موجود ہے۔ اس فہرست میں دیے گئے مخطوطات کی تعداد ۴۷ ہے۔ وضاحت (یہ مخطوطات بھی اصل متن کے تراجم ہیں)۔

(ششماہی شمارہ ۱۷ (جلد اول) جنوری تا جون ۲۰۰۹ء میں مخطوطات سے متعلق مقالات شامل نہیں۔)

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

شمارہ ۱۸ ششش ماہی جولائی تا دسمبر ۲۰۰۹ء کل صفحات ۴۶۸ مقالات: ۲۳ جب کہ مخطوطات سے متعلق مواد ص ۴۳۹ پر شائع ہوا ہے جس کا عنوان ''فہرستِ مخطوطاتِ آزاد'' مرتب عارف نوشاہی، محمد اکرم چغتائی ہے۔ اس کے مطابق اس فہرست میں فارسی مخطوطات کی کل تعداد ۲۳۶ سب سے زیادہ ہے جب کہ عربی مخطوطات ۵۹ اور اردو مخطوطات صرف ۱۱ ہیں۔ اس کے علاوہ مضمون مختصر میں فہرست فراہم نہیں کی گئی۔

شمارہ ۱۹ (جنوری تا جون ۲۰۱۰ء کل صفحات ۱۶۰ مقالات، ۷ جب تین تبصرے شامل ہیں۔ مخطوطات سے متعلقہ مواد/ مقالات ندارد۔

شمارہ ۲۰ (جولائی تا دسمبر ۲۰۱۰ء، کل صفحات ۲۱۸ مقالات ۶ تبصرے (۲) مخطوطات ندارد۔

شمارہ ۲۱ (جنوری تا جون ۲۰۱۱ء، کل صفحات ۲۳۲ مقالات (۵) متعارف وتبصرے (۲) مخطوطات ندارد۔

شمارہ ۲۲ (جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء، کل صفحات ۲۱۸ مقالات (۵) تعارف وتبصرے (۱۴) مخطوطات ندارد۔

شمارہ ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۰۱۲ء، تا ۲۰۱۳ع ششش ماہی مکتوب نمبر ہیں (مخطوطات ندارد)

(شمارہ ۱۸ تک تعطل کے ساتھ سندھ کی لائبریریوں میں موجود مخطوطات کے حوالے سے مواد کی فراہمی کا ایک سلسلہ قسط وار نظر آتا ہے لیکن شمارہ ۱۹ تا ۳۴ یہ سلسلہ ٹوٹ گیا۔ امکان ہے کہ بعد کے شماروں میں سلسلے کا آغاز کر دیا گیا ہوگا۔)

زیرِ مطالعہ مقالے کو تحریر کرنے کا مقصد ایک تو مجلہ ''تحقیق'' کی مخطوطات کے حوالے سے کی جانے والی خدمات کا اعتراف دوم محققین کے قیمتی وقت کو بچانا مقصود تھا تا کہ وہ اس مختصر تعارف کی مدد سے ان نایاب مخطوطوت کی دستیابی اور مقام سے واقف ہوسکیں اور دیگر مجلّات بھی کم از کم مخطوطات کی فہرستیں اور مقامات کی فہرستیں مرتب کر کے شائع کرنے کی روایت کا آغاز کریں۔

حواشی

۱۔ ڈاکٹر محمد میاں صدیقی کا مقالہ ''مخطوطے کی اہمیت''، دیکھیے: https://iri.aiou.edu.pk/indexing/?p=11389، رجوع کردہ ۹/ مارچ ۲۰۲۱ء

۲۔ ڈاکٹر نجم الاسلام، ''اداریہ'' مشمولہ مجلّہ ''تحقیق''، شمارہ ۳، اکتوبر، ۱۹۸۹ء، (جام شورو: شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی)، ص ندارد

۳۔ ایضاً، ''پیش لفظ''، ''فہرست مخطوطات ذخیرۂ راشد برہانپوری (مخزونہ مرکزی کتاب خانۂ سندھ)، نظرِ ثانی، ''محمد شفیع بروہی''، مشمولہ، مجلّہ ''تحقیق''، شمارہ ۳، اکتوبر، ۱۹۸۹ء، (جام شورو: شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی)، ص ۱۱

۴۔ ایضاً، ''پیش لفظ''، ''سندھ ادبی بورڈ جام شورو کے مخطوطات کی اجمالی فہرست''، مشمولہ، ''تحقیق''، شمارہ ۵، دسمبر، ۱۹۹۱ء، (جام شورو: شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی)، ص ۴۷

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۵۔ ایضاً،''عرضِ مرتب''، ایضاً، شمارہ ۶، دسمبر، ۱۹۹۲ء، ۳۵۰

۶۔ ایضاً،''عرضِ مرتب''،''انسٹی ٹیوٹ آف سندھیالوجی جام شورو کے مخطوطات کی اجمالی فہرست''، مشمولہ ''تحقیق''، شمارہ ۷، جولائی، ۱۹۹۴ء، (جام شورو: شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی)، ص ۴۳۴

۷۔ ڈاکٹر ابوالفتح صغیرالدین،''ینابیع الحیوۃ الابدیہ فی طریق الطلاب النقشبندیہ، (چند قلمی نسخوں کا تعارف)''، مشمولہ ''تحقیق'' شمارہ ۹۔۸ (مشترکہ)، فروری ۱۹۹۶ء، (جام شورو: شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی)، ص ۴۶۵

۸۔ ڈاکٹر نجم الاسلام،''جامشورو کے مخطوطات''، ایضاً، ص ۵۱۴

۹۔ سیّد خضر نوشاہی،''پیش لفظ، بخش اول نسخہ ہای خطی عربی'' از فہرست ذخیرۂ مخطوطات دکتر نبی بخش خاں بلوچ، مخزونہ سندھ آرکائیوز کراچی''، مشمولہ، ''تحقیق''، شمارہ ۱۳۔۱۲ (مشترکہ)، ستمبر ۲۰۰۰ء، (جام شورو: شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی)، ص ۸۳۸

۱۰۔ ڈاکٹر سیّد عارف نوشاہی،''کتب خانہ وزارتِ امورِ خارجہ ایران میں اردو مخطوطات''، مشمولہ ''تحقیق''، شمارہ ۱۵، ۲۰۰۸ء، (جام شورو: شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی)، ص ۵

۱۱۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل،''ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کے اردو مخطوطات (وضاحتی فہرست) مع ضمیمہ)''، مشمولہ ''تحقیق''، شمارہ ۱۶، ۲۰۰۸ء، (جام شورو: شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی)، ص ۳۶۶

جرائد

۱۔ ''تحقیق''، شمارہ ۳، اکتوبر، ۱۹۸۹ء

۲۔ ______، شمارہ ۵، دسمبر، ۱۹۹۱ء

۳۔ ______، شمارہ ۶، دسمبر، ۱۹۹۲ء

۴۔ ______، شمارہ ۷، جولائی، ۱۹۹۴ء

۵۔ ______، شمارہ ۹۔۸ (مشترکہ)، فروری ۱۹۹۶ء

۶۔ ______، شمارہ ۱۳۔۱۲ (مشترکہ)، ستمبر ۲۰۰۰ء

۷۔ ______، شمارہ ۱۵، ۲۰۰۸ء

۸۔ ______، شمارہ ۱۶، ۲۰۰۸ء

ویب سائٹس

1. http://iri.aiou.edu.pk